Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۸ رجب ۱۳۹۸ھ ۔ ۵ وفا ۱۳۵۷ہش ۔ ۵ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۵۲

حضور ایدہ اللہ کی صحت اور مصروفیات کے متعلق لندن سے آمدہ تازہ اطلاع

ربوہ ۴ جولائی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور دینی وجماعتی مصروفیات کے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں لندن سے مرسلہ کیبل گرام مورخہ ۳ جولائی میں مطلع فرماتے ہیں:۔

"لندن ۲ جولائی ۔ ۳۰ جون کو حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اختلاجِ قلب کی وجہ سے ناساز رہی اور حضور نمازِ جمعہ پڑھانے تشریف نہ لا سکے۔ یکم جولائی کو بھی حضور کی طبیعت ناساز تھی اس لئے حضور نے اُس روز آرام فرمایا۔ آج ۲ جولائی بروز اتوار حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ بہتر ہے۔ حضور نے آج دفتر میں تشریف لا کر ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرمانے کے علاوہ کئی گھنٹہ تک احبابِ جماعت اور احمدی خاندانوں کو ملاقات کا شرف بخشا"۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ سفرو حضر میں حضور کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو، قدم قدم پر اپنی تائید ونصرت سے نوازے اور حضور کے سفرِ افریقہ کے بھی غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

عطیہ جات برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین محرومین میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین محرومین کی تعداد کافی ہے۔ اِس کارِ خیر میں ہر سال مخلصینِ جماعت حصّہ لیتے ہیں لہٰذا جملہ ہمدرد مخلصینِ جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اِس کارِ خیر میں فراخ دلی سے حصّہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۴۵۵۰ / ۱۵۳-۱۰۶ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین محرومین
نظارت ضیافت ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ انشاء اللہ العزیز اکتوبر کے آخری عشرہ میں منعقد ہوگا۔

قائدین کرام سے التماس ہے کہ ابھی سے اجتماع میں شامل ہونے کی تیاری فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا دُنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۔ (الاعراف: ۲۰۶)

ترجمہ:۔ اور (اے نبی) تُو اپنے نفس میں اپنے رب کو عجز اور خوف کے ساتھ یاد کرتا رہا کر اور دھیمی آواز سے بھی صبح بھی اور شام بھی (ایسا کیا کر) اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔

پھر فرماتا ہے:۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (الاحزاب: ۴۲)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ (تعالیٰ) کا ذکر بہت کیا کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کیا کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ اَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ"۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "سبحان اللہ" اور "الحمد للہ" اور "لا الٰہ اِلّا اللہ واللہ اکبر" کہنا میرے نزدیک دُنیا (کی تمام چیزوں) سے بہتر ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام:۔

"اصل غرض ذکرِ الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے اِس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک تاجر نے ستّر ہزار کا سودا لیا اور ستّر ہزار کا دیا مگر وہ ایک آن بھی خدا سے جُدا نہ ہوا...... جب دِل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچّا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں ...... وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۰)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۱ ـــ ۱۰ر تا ۱۱ر جون ۱۹۷۸ء (قسط دوم)

انگلستان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضور نے ازراہ شفقت برمنگھم کے مضافات میں جماعت احمدیہ انگلستان کی اجتماعی پکنک میں شرکت فرمائی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت اہم اور ایمان افروز ارشادات۔ لندن کانفرنس اور اس کا ردِ عمل۔ پریس میں اس کا نمایاں ذکر

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے)

ملاقاتوں اور نظم خوانی کے بعد حضور نے مختلف موضوعات پر بڑے ذوق سے پُر انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ کی گفتگو کا یہ نہایت ایمان افروز سلسلہ قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔ دل تو یہی چاہتا ہے کہ حضور کے ارشادات عالیہ کو من وعن پیش کروں لیکن یہ مختصر سی رپورٹ اس کی متحمل نہیں ہو سکتی اس لئے سردست اس کے بعض حصوں کو خلاصۃً احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت چاہتا ہوں۔

وفاتِ مسیح کا ایک تاریخی ثبوت

حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ خاصی دیر تک اس مجلس کا موضوعِ گفتگو بنا رہا۔ حضور نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر ارتداد کا جو فتنہ اٹھا تھا اس کا زیادہ زور ایران کی سرحدوں پر تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ عرب ایران سرحد پر جو عیسائی قبائل تھے وہ کسی نہ کسی طرح ایران کے زیرِ احسان چلے آرہے تھے۔ بعد میں وہ مسلمان تو ہو گئے لیکن اسلام میں وہ نئے نئے آئے تھے ابھی ان کی پوری طرح تربیت نہ ہو پائی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تب کسریٰ نے سوچا کہ اب مسلمانوں پر کاری ضرب لگانے کا موقع ہے چنانچہ اس نے ان سرحدی قبائل کو لالچ دے کر فتنہ پر اکسایا اور خود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ تکذیب یہ بتائی کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے ہوتے تو مرتے کیوں۔ چونکہ اُن کا وصال ہو گیا ہے اسلئے معلوم ہوا کہ وہ سچے نہ تھے۔ انہی قبائل میں سے ایک قبیلہ کی ایک شاخ میں ایک ایسا سعید الفطرت نوجوان بھی تھا جو کچھ عرصہ مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے مشرف ہو چکا تھا اُس نے جب دیکھا کہ فتنہ ارتداد کی آگ پھیل گئی ہے اور اس کے شعلے اس کے اپنے خاندان کو بھسم کرنے کے درپے ہیں تو اس نے اپنے خاندان کو اکٹھا کیا اور اُن کو سمجھایا کہ دیکھو اسلام سے پہلے ہم عیسائی تھے اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ پر ایمان لائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی عاش کما عاشوا۔ جس طرح موسیٰؑ اور عیسیٰؑ نے زندگی گزاری اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاندار نبی کی زندگی گزاری ومات کما ماتوا اور جس طرح حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام فوت ہو گئے اسی طرح آپؐ کا بھی وصال ہو گیا اس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔ اور اس طرح اُس نے اس دلیل سے اپنے قبیلہ کو ارتداد سے بچا لیا۔ حضرت امام محمد بن عبدالوہاب نے اس واقعہ کا ذکر اپنی مشہور کتاب "حدیث النبیؐ" میں کیا ہے جو سارے عرب میں مروج و متداول ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کی بعثت اور شیعہ حضرات

اثنائے گفتگو میں حضور نے برادرم مکرم میاں محمد افضل صاحب (ابن مکرم میاں محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) سے جو ایران سے بطور مندوب کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے اور اس موقع پر بھی موجود تھے بعض کتابوں کا ذکر کیا جن میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا ذکر ہے۔ باتوں باتوں میں ایران کے ایک غیر شیعہ قبیلے کا بھی ذکر چل نکلا جو اپنے آپ کو موحدین یا اہل قرآن کہلاتے ہیں ان کی خوبی یہ ہے کہ وہ سارے مسائل کا استنباط قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت سے کرتے ہیں لیکن حیرت ہوتی ہے کہ جب مہدی اور مسیح موعود کی بعثت پر روشنی ڈالنے کا موقع پیدا ہوا تو انہیں اپنا اصول یہ کہہ کر بدلنا پڑا کہ جمہور مسلمان یوں کہتے ہیں حالانکہ باقی ہر جگہ قرآن کریم کی آیت کے حوالہ سے لکھا ہے کہ قرآن کریم کی آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا اس مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے ایک فریش ڈاکٹر غیر احمدی کی حیثیت میں گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ گئے تھے۔ وہ بڑے پڑھے لکھے اور سمجھدار آدمی تھے انہوں نے تحقیق کے بعد بیعت کرلی۔

ضمناً حضور نے مہدی علیہ السلام کی بعثت کے متعلق شیعوں کے نظریات پر بھی روشنی ڈالی اور فرمایا کہ شیعوں نے امام مہدی کا جو بلند مقام بیان کیا ہے وہ اس لحاظ سے تو درست ہے کہ مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس کامل ہوں گے کیونکہ وہ حقیقی معنوں میں آپ کی سچی پیروی کرنے والے بلکہ آپؐ کی محبت میں فنا ہوں گے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے وہ بدرجہ اتم حصہ پائیں گے اور آپؐ کے عشق و محبت میں ایسے فنا ہو جائیں گے کہ آپ کا اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہیگا

دور افتادہ ملکوں میں احمدیت کا ذکرِ خیر

حضور نے ایران، تاشقند، ترکی اور بعض عرب ممالک میں احمدیت کے پیغام کے پہنچنے کا تفصیل سے ذکر کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا ملک ملک میں بیج پھینکا ہوا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ایک دفعہ ایک عرب ملک کا وفد نائیجیریا گیا۔ وہاں احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے ہر بڑے ہوٹل کے ہر کمرے میں قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ رکھوایا گیا ہے۔ جب یہ قرآن وفد کے ایک معزز رکن کی نظروں سے گزرا تو اس نے حیران ہو کر مشن کو فون کیا کہ کیا احمدی یہاں بھی پہنچ گئے ہیں۔ خیر ہمارے مبلغ اور کچھ مقامی افریقن دوست ان سے ملے تو انہوں نے بتایا کہ ان کے والد احمدی ہوئے تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا بڑا مطالعہ کیا اور اپنے بچے اور بچیوں کے دلوں میں احمدیت کو اس قدر راسخ کر دیا کہ باوجود اس بات کے کہ ان کے والد کا ۱۹۶۲ء میں انتقال ہو گیا تھا اور مرکز سے رابطہ نہ رہا اس کے باوجود وہ احمدیت کو نہیں چھوڑ سکے۔ حضور نے فرمایا یہ امر انگلستان کے احمدیوں کے لئے زبردست لمحہ فکریہ ہے۔ ان کو بھی چاہیئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا خود مطالعہ کریں اور بچوں کی تعلیم و تربیت اس رنگ میں کریں کہ اُن کے دلوں میں احمدیت راسخ ہو جائے اور پھر زمانہ کی کوئی تیرگی انہیں احمدیت سے محروم نہ کر سکے۔

غلبۂ اسلام کی مہم اور اس کی پیش رفت

حضور نے فرمایا لندن کانفرنس گو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو چکی ہے لیکن اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ آخری قدم نہیں ہے بلکہ غلبۂ اسلام کے لئے ہم نے جو سینکڑوں قدم اٹھانے ہیں اُن میں سے یہ ایک قدم ہے۔ اسلام کی ترقی کے سامان خدا تعالیٰ اپنے فضل سے پیدا کر رہا ہے اور غلبۂ اسلام کی حرکت میں دن بدن شدت پیدا ہو رہی ہے اسلئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم خدا کی راہ میں قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا جہاں یہ وعدہ ہے کہ وہ آخری زمانہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم حسن و احسان کے نتیجہ میں دنیا کی خوشحالی کے سامان پیدا کریگا وہاں خدا کا یہ وعدہ بھی ہے کہ جو آدمی خدا کی راہ میں غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے بے لوث قربانیاں دیگا اسے جزا بھی غیر معمولی طور پر زیادہ ملے گی۔ حضور نے فرمایا تاریخ احمدیت کے کئی باب اور سینکڑوں اوراق جماعت احمدیہ کی قربانیوں سے رنگین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت پر جب بھی امتحان اور آزمائش کا وقت آیا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائی اور پہلے سے بڑھ کر فضلوں سے نوازا پس خدا تعالیٰ کی راہ میں بے لوث قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں اور نہ خدا کے خزانے کبھی خالی ہوتے ہیں۔ وہ دینے پر آتا ہے تو بے حساب دیتا ہے۔ آپ نے ضمناً مغربی افریقہ کے ہسپتالوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح نصرت جہاں سکیم کے ماتحت فی ڈاکٹر پانچ سو پونڈ دیکر بھجوایا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ تم نے خدمت کرنی ہے اسلئے اگر مکان نہیں ملتا تو نہ سہی تم گھاس پھوس کے چھپر ڈال کر کام شروع کر دو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام میں برکت ڈالی۔ ڈاکٹروں کے ہاتھ میں غیر معمولی شفاء بخشی یہاں تک کہ احمدی ڈاکٹروں کے ذریعہ بعض لاعلاج مریضوں کو صحت ملی جس سے ہمارے ہسپتال زبان زدِ عام و خاص اور آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن گئے۔ انہی ہسپتالوں میں ٹیچی مَن غانا کا احمدیہ کلینک بھی ہے جس کے متعلق وہاں کی جماعت کا یہ خیال تھا کہ وہاں ہسپتال نہ کھولا جائے کیونکہ ٹیچی من میں عیسائیوں کا ایک بہت پرانا ہسپتال ہے جس میں یورپین کوالیفائڈ ڈاکٹر ہیں ان کے مقابلہ میں ہمارے ہسپتال کی کامیابی مخدوش ہے لیکن میں نے اُن سے یہ کہا کہ احمدی کا قدم آگے بڑھا کرتا ہے پیچھے نہیں ہٹتا اسلئے یہ ہسپتال

(بقیہ صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے امریکہ کا اکتیسواں سالانہ جلسہ

مرتبہ: مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ مقیم امریکہ

(۲)

محترم وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید کا پیغام

پیارے بھائیو اور بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ آپ مئی میں اپنی سالانہ کنونشن منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو بابرکت فرمائے اور اسلام کے عظیم مفاد پر منتج فرمائے

مجھے توقع ہے کہ اس قسم کی تقاریب پر جیسا کہ عام قاعدہ ہے آپ اپنے گزشتہ سال کی ان مساعی کا جائزہ لیں گے جو امریکہ میں ترقی اسلام کے لئے آپ بروئے کار لائے ہیں اور آئندہ سال میں مزید ترقی کے حصول کی راہوں پر گامزن ہونے کے لئے مناسب پروگرام بنائیں گے۔ اس سلسلہ میں آپ کو میں ایک بنیادی بات یاد دلانا چاہتا ہوں۔ میری رائے میں ہمارے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اصل مقصد بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لانے کا تھا اور اسی مقصد کے حصول کے لئے آپ نے اپنی تحریرات میں بار بار تاکید فرمائی ہے۔

انسانیت اپنے خالق سے بہت دور ہٹ کر موت سے ہمکنار ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس لئے تشریف لائے تھے کہ انسانیت کا دوبارہ اس کے خدا سے وصال ہو جائے اور اس میں ایک نئی زندگی کی تازگی آجائے۔ یہی وہ امر ہے جس پر آپ کو غور کرنا چاہیئے۔ کیا آپ نے بداعمالیوں سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا ہے؟ کیا آپ نے دنیاوی طوقوں سے خلاصی پالی ہے؟ کیا آپ نے ذہنی غلاظت سے اپنے آپ کو پاک کر لیا ہے؟ کیا آپ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول میں کوشاں ہیں؟ کیا آپ خدائے قدیر کی صفات کو سمجھنے اور انہیں اپنی صفات بنانے میں سرگرم عمل ہیں؟

اگر آپ اس پر عمل پیرا نہیں ہیں تو مجھے خدشہ ہے کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو مکمل طور پر سمجھا ہی نہیں۔ حضور آپ کے خدا رسیدہ بندے بننے کے خواہاں ہیں تا آپ اس کی صفات کو اپنے آپ میں منعکس کر سکیں اور ہر حالت میں آپ کا رد عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہونا چاہیئے

میری دعا ہے کہ آپ ان لائنوں پر سوچ بچار کریں اور خدا تعالیٰ کا اس زمین پر آئینہ بننے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین!

آپ کا مخلص
مرزا مبارک احمد
(وکیل التبشیر)

پیغامات کے بعد مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج نے افتتاحی تقریر میں اسلام کی ترقی کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اس ضمن میں احباب جماعت کی ذمہ داریوں کو نہایت موثر رنگ میں بیان کیا اور اجتماعی دعا کرائی۔

اس کے بعد اجلاس میں پروگرام کے مطابق تین تقاریر ہوئیں مکرم مبشر احمد صاحب واشنگٹن نے والدین کے متعلق اسلامی تعلیمات کے موضوع پر قرآن کریم کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں نہایت مدلل تقریر کی۔

اس کے بعد نائیجیریا کے نمائندہ الحاج مالک یانیئیول نے مختصر تقریر میں نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی مساعی پر روشنی ڈالی

اس کے بعد مکرم منور سعید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واشنگٹن نے "خلافت کی برکات" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی عبدالرشید یحییٰ صاحب مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن کی تھی آپ نے حیات بعد الموت کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ۲ بجے دوپہر یہ اجلاس نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے لئے برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

آج کے دن کا دوسرا اجلاس ۲ ۱/۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم برادر محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ آف نیوآرک نیوجرسی نے سرانجام دیئے۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم سردار رفیق احمد صاحب نے کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظم کے چند اشعار مکرم منصور احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور انگریزی ترجمہ بھی کیا۔

اس اجلاس میں پانچ تقاریر ہوئیں جو بڑے انہماک کے ساتھ سنی گئیں۔

پہلی تقریر نیویارک کے برادر عبد اللطیف نورالدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصلاحی کارناموں کے موضوع پر کی۔

دوسری تقریر مکرم عابد حنیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پاسیک نے کی آپ کی تقریر کا موضوع تھا "حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق دریافت ہونے والے انکشافات جدیدہ"

اس کے بعد مکرم برادر یحییٰ شریف عبداللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے "ہمارا زندہ قرآن" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم زندہ خدا کا زندہ کلام ہے اور بنی نوع انسان کے لئے کامل ضابطہ حیات ہے

اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم صلاح الدین صاحب شمس کی تھی آپ کی تقریر کا موضوع تھا "حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانی از روئے کتب سابقہ"۔ آپ نے بائیبل کے متعدد حوالوں کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانی سے مراد یہ ہرگز نہیں ہے کہ دو ہزار سال قبل مبعوث ہونے والے مسیح ابن مریم پھر دوبارہ دنیا میں واپس آئیں گے۔

اس اجلاس کے آخر میں جماعت احمدیہ نیویارک کے پریذیڈنٹ مکرم برادر بشیر افضل صاحب نے "میں کیسے اور کیوں احمدی ہوا؟" کے موضوع پر ایمان افروز تقریر کرتے ہوئے آج سے تقریباً چالیس سال قبل عیسائیت کو ترک کر کے احمدیت میں داخل ہونے اور بعد میں مشکلات کے باوجود ثابت قدم رہنے کی داستان سنا کر حاضرین کے دلوں کو گرما دیا۔

تیسرا اجلاس

اتوار ۲۸ مئی کو کنونشن کا تیسرا اور آخری اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم صبح ۹ بجے شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم عابد حنیف صاحب نے کی اس کے بعد مکرم سردار رفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے چند اردو اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

آج کے اجلاس میں تین تقاریر تھیں پہلی تقریر خاکسار کی تھی موضوع تھا۔ "دعا کی اہمیت"۔

دوسری تقریر مکرم رشید احمد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ نے کی۔ موضوع تھا "حضرت مسیح موعود کے معجزات"۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح پاک کے مشن کی کامیابی کو بروئے کار لانے کے لئے ہر لمحہ اور ہر آن معجزات رونما ہو رہے ہیں۔

تیسری تقریر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیٹن مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نے "اخلاق اسلامی" کے موضوع پر کی۔ آپ نے جماعت کے احباب اور بہنوں کو اسلامی اخلاق اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ اس اجلاس کی آخری اور کنونشن کی اختتامی تقریر کرتے ہوئے مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں بتایا کہ ایک احمدی کو کن صفات کا حامل ہونا چاہیئے۔ آپ کی تقریر کے اختتام پر احباب نے نہایت جوش و خروش سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اجتماعی دعا کے ساتھ کنونشن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

خواتین کا پروگرام:

خواتین نے پہلے اور آخری اجلاس کی کارروائی کو مردوں کے ساتھ سنا لیکن دوسرا اجلاس ان کی اپنی علیحدہ کارروائی پر مشتمل تھا جو صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ محترمہ رشیدہ سعید صاحبہ کی زیر صدارت عمل میں آیا۔

فروخت کتب:

کنونشن کے موقع پر امریکہ کے مرکزی مشن کی طرف سے سلسلہ کی کتب فروخت کرنے کے لئے بک سٹال بھی لگایا گیا تھا چنانچہ احباب جماعت نے ایک ہزار ڈالر سے زائد کی کتب خرید کیں۔

الحمد للہ یہ کنونشن خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پائی اور (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولوی امام الدین صاحب مرحوم کی یاد میں!

مکرم محمد الیاس صاحب منیر، ربوہ

مورخہ ۲۳ر فروری ۷۸ء کی صبح سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نہایت مخلص اور فدائی خادم محترم مولوی امام الدین صاحب ملتانی سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا ایک لمبا عرصہ خدمتِ دین بجا لانے کے بعد اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

محترم مولوی صاحب موصوف ۱۹۱۴ء میں موضع چک آراضیاں تحصیل لودھراں ضلع ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم میاں عبد الغفور صاحب رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعودؑ کا صحابی ہونے کی سعادت حاصل تھی۔

مرحوم ایک مرتبہ لاہور تشریف لائے اس وقت آپ پانچویں جماعت کے طالب علم تھے۔ تو خیال آیا کہ اباجان قادیان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے ہیں چلو آج اس کی بھی زیارت کر لیں۔ چنانچہ اس خیال سے آپ دیارِ مسیح آخر زمان حاضر ہوئے اور پھر وہیں کے ہو رہے اور اسی کو اپنا وطن بنا لیا اور اپنے آبائی گاؤں کا خیال تک دل میں نہ لائے۔ یہاں آپ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے جب آپ کے والد ماجد کو اس امر کا علم ہوا تو فرمایا کہ جب تم نے خود یہ راہ اپنی مرضی سے اختیار کی ہے تو میں اب خوش ہوں کہ میری دلی اور دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے اب تم دل لگا کر پڑھائی کرنا اور اپنی پڑھائی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا۔

آپ نے مدرسہ احمدیہ کا نصاب مکمل کر کے ۱۹۳۳ء میں مولوی فاضل پاس کیا ابھی آپ ساتویں کلاس میں ہی تھے کہ آپ کے شفیق اور بزرگ والد ماجد آپ کو داغِ مفارقت دے گئے جبکہ والدہ ماجدہ کے سایۂ عاطفت سے آپ بچپن میں ہی محروم ہو چکے تھے۔

تعلیمی میدان سے فراغت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو تحریک جدید کے بورڈنگ ہاؤس میں سپرنٹنڈنٹ مقرر فرمایا۔ جہاں آپ دس سال تک نہایت ذمہ داری، محنت اور کوشش سے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۹۳۹ء میں حضرت مولوی ابوالبشارت عبد الغفور صاحب مربی سلسلہ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی سے آپ کی شادی ہوئی۔ ۱۹۴۶ء میں آپ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر تبلیغ اسلام کے لئے سنگاپور تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے انڈونیشیا۔ تاریخ احمدیت میں آپ کے متعلق تحریر ہے کہ:-

"ٹرانسپورٹ کی مشکلات کی وجہ سے ان دنوں آپ نے ایک نیوی ٹینکر شپ "زیدا" نامی میں بطور دھوبی ملازم ہو کر کام کیا اور سنگاپور پہنچ گئے۔ چونکہ جنگ نئی نئی ختم ہوئی تھی اور سنگاپور میں ابھی بے شمار جاپانی قیدی ہونے کی وجہ سے افراتفری اور نظام درہم برہم تھا۔ اس وجہ سے وہاں ان دنوں تبلیغی حالات اچھے نہ تھے۔ مرکز کے ساتھ خط وکتابت اور مالی امداد باقاعدہ نہیں تھی اس لئے لوکل طور پر ہی اِدھر اُدھر کے کام کر کے ضروریاتِ زندگی پوری کرنی پڑتی رہیں اور ساتھ ساتھ تبلیغ کا کام بھی جاری رکھا۔ لیکن وہاں کے بعض احمدی ملازمین کی امداد سے مالا باری ہندوستانیوں میں تبلیغ سے چار افراد نے بیعت کی جو بہت مخلص ہیں۔ آپ ۴۶ء سے ۴۹ء تک مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی قیادت میں جماعتی امور سرانجام دیتے رہے اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کے ماتحت آپ سنگاپور سے شروع جنوری ۵۰ء میں پاڈانگ (انڈونیشیا) روانہ ہو کر انڈونیشیا مشن میں منتقل ہو گئے۔"
(تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۲۱۴)

۱۹۵۲ء میں آپ انڈونیشیا سے وطن واپس تشریف لائے اور چند ماہ قیام کے بعد ۵۳ء میں مع اہلیہ واپس انڈونیشیا تشریف لے گئے۔ پانچ سال کے بعد ۵۸ء میں آپ کی اہلیہ اور بچے پاکستان آ گئے اور آپ تین سال مزید تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ بحیثیت رئیس التبلیغ سرانجام دینے کے بعد ۱۹۶۱ء میں پاکستان تشریف لائے۔

نو ماہ قیام کے بعد اعلائے کلمۃ الحق کے لئے پھر انڈونیشیا تشریف لے گئے جہاں سے پھر ۱۹۶۷ء میں واپس تشریف لائے اور چھ ماہ تک مرکز سلسلہ میں مقیم رہے۔

۱۹۶۸ء میں امام وقت کے ارشاد پر آپ پھر انڈونیشیا تشریف لے گئے تھوڑے ہی عرصہ ہوا کہ آپ کو ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف ہو گئی۔ اس تکلیف میں افاقہ ہوا تو بینائی کمزور ہونے لگی۔ آنکھوں کا علاج شروع ہوا تو بلڈ پریشر کا عارضہ ہو گیا۔ ۱۶ر مئی ۷۷ء کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ دو ہفتہ ہسپتال میں رہے جون میں انفلوئنزا کی شدید شکایت ہوئی اور کھانسی کی وجہ سے گلے میں خراش پیدا ہو گئی بعد میں یہی خراش زخم میں تبدیل ہو گئی اور پھر اندر ہی اندر گلے کا کینسر ہو گیا۔

بلڈ پریشر اور آنکھوں کا پہلے پہل تو انڈونیشیا میں ہی علاج ہوتا رہا پھر حضور ایدہ اللہ نے پاکستان آنے کا ارشاد فرمایا تو ۷ر اگست ۷۷ء کو مرکز سلسلہ میں پہنچ گئے۔ حضور کے ارشاد کے مطابق بغرض علاج آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ کراچی تشریف لے گئے۔ جہاں گلے کے کینسر کا انکشاف ہوا۔ ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق ۱۳ر دسمبر ۷۷ء سے ۱۳ر جنوری ۷۸ء تک بجلی کے ذریعہ علاج ہوتا رہا جنوری میں حالت بہتر رہی۔ شروع فروری میں یکدم طبیعت پھر بگڑ گئی اور سنبھل نہ سکی۔ اور آخر ۲۰ر فروری ۷۸ء کو ڈاکٹروں کے مشورہ اور حضور کی ہدایت سے آپ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز مرکز سلسلہ میں تشریف لائے اور ۲۳ر فروری ۷۸ء کی صبح آپ ایک بیٹے اور چار بیٹیوں کو داغِ مفارقت دے کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

بیماری کے دن آپ نے بڑے صبر و تحمل سے گزارے۔ دعائیں پڑھتے رہتے اور کبھی کبھار یہ بات کرتے کہ گویا زندگی سے مایوس ہو گئے ہیں۔ کبھی کہتے۔ میں تھوڑی دیر ہوں تمہارے پاس۔ کبھی کہتے۔ میرا اجل قریب ہے۔

مولوی صاحب مرحوم نہایت متقی اور تہجد گزار انسان تھے، ہر وقت دعا اور تسبیح و تحمید آپ کا مشغلہ تھا۔ آپ کے اہلِ بیت فرماتے ہیں کہ ایک رات میں بیمار ہو گئی اور آپ ساری رات بیدار رہے اور بتایا کہ آج رات میں نے کئی ہزار مرتبہ تسبیح کی ہے اور ہزاروں مرتبہ درود شریف کا ورد کیا۔

آپ کو سلسلہ سے خاص محبت تھی اس کی خدمت کی تو ایک لو لگی ہوئی تھی آپ کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ جنوری میں جب طبیعت ذرا سنبھلی تھی تو ایک روز ڈاکٹروں نے تسلی دیتے ہوئے کہہ دیا کہ اب آپ ٹھیک ہو رہے ہیں تو آپ فرمانے لگے کہ:-

"بس اب میں ٹھیک ہو کر گھر جاؤں گا اور اپنے بیٹے کی شادی کر کے حضور جہاں حکم دیں گے چلا جاؤں گا اور پھر کبھی واپس نہیں آؤں گا۔ وہیں جیوں گا اور وہیں مروں گا یعنی خدمتِ دین ہی کرتا رہوں گا۔"

مگر فروری میں پھر طبیعت خراب ہو گئی۔ آپ کے بیٹے کا بیان ہے کہ آپ نہایت نرم دل کم گو اور مشکل سے مشکل معاملات کو بڑی عمدگی سے سلجھانے والے تھے۔ مجھے شاید ہی کوئی ایک واقعہ یاد ہو جبکہ آپ نے مجھے کسی وجہ سے پیٹا ہو۔ اکثر آپ نہایت مؤثر انداز میں نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

آپ تعلیمی میدان میں نہایت کامیاب تھے تقریر نہایت دل پذیر انداز میں فرماتے تھے کسی قسم کی قربانی کی تحریک کرتے تو بڑی عجیب اور مؤثر انداز میں کرتے۔ مکرم محمد شفیع صاحب اشرف سابق مبلغ انڈونیشیا فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انڈونیشیا میں مجلس مشاورت کے موقع پر آپ نے ایک مالی قربانی کی تحریک کی تو اس کا اس قدر فوری اثر ہوا کہ عورتوں نے اسی مجلس میں اپنے زیورات تک اتار کر پیش کر دیئے اور اندازہ سے زیادہ رقم جمع ہو گئی۔

مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ جب کبھی کسی مجلس میں کوئی آپ سے سوال کرتا تو باوجود اس کے کہ آپ زبان (انڈونیشین) پر پوری طرح عبور رکھتے تھے مگر پھر بھی آپ بہترین اور عمدہ رنگ میں مسکت جواب دیتے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے اہلِ خانہ اور بچوں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

○

جماعت ہائے امریکہ ..... بقیہ ص۳

احباب جماعت تین روز تک دعاؤں اور ذکر الٰہی کے بابرکت ماحول میں خدا اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو دلوں پر نقش کر کے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔
(الحمد للہ علیٰ ذالک)

○

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم مصروفیات (بقیہ صفحہ ۲)

تو یہاں ضرور بنے گا۔ چنانچہ وہ ہسپتال بنا جسے شروع میں چلانے کے لئے بڑی تگ و دو کرنی پڑی پھر خدا کے فضل سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا اور ترقی کرتے کرتے اب اس کی یہ حالت ہے کہ ایک ماہ کی قسطیں آمد لاکھوں روپے تک جا پہنچی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لندن کانفرنس اور اس کا ردِ عمل

حضور نے فرمایا لندن کانفرنس نے سب سے بڑا کام یہ کیا ہے کہ اس نے عیسائی دنیا کو غصہ دلا دیا ہے۔ پہلے یہ لوگ بڑے آرام سے بیٹھے ہوئے تھے اور سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اُن پہ غالب نہیں آسکتا۔ اُن کے ساتھ کوئی بات نہیں کر سکتا۔ چیلنج تو ان کو ۱۹۶۷ء میں بھی دیا گیا تھا لیکن یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ خاموش رہیں تو ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں۔ لیکن اب وہ بات نہیں رہی۔ خود انگریز اپنے پیر پاسے کہہ رہے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے تمہارا چیلنج قبول کر لیا ہے تو تم بھی ان کی دعوت کو قبول کر لو۔ آپ نے فرمایا مذہب کا تعلق ہے انسان کے دل سے۔ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور محیر العقول قوت بھی آنکھیں دکھا کر اور ڈنڈے تان کر کسی کے دل کو نہیں بدل سکتی۔ آپ نے فرمایا یہ جماعت احمدیہ کا کام ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں پیار سے اور آسمانی تائیدات اور قبولیتِ دعا کے نشانوں کے ساتھ دنیا کے دل جیت لیں اور زبردست عقلی دلائل سے اُن کے ذہنوں کو قائل کر لیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا زبردست کمال اور آپ کے فیضانِ نبوت کا کرشمہ تھا کہ عرب کے وحشی لوگ جنہیں کسی چیز کی تمیز نہ تھی اُن کے دل بھی بدل گئے، اُن کے دماغ بھی بدل گئے اُن کے اخلاق بدل گئے، اُن کی عادات یکسر تبدیل ہو گئیں یہاں تک کہ وہ لوگ جو شراب کے عادی تھے جب اُن کے کان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز پڑی کہ شراب منع ہو گئی ہے تو باوجود اس کے کہ وہ شراب میں مست تھے انہوں نے فی الفور شراب کے مٹکے توڑ دیئے۔

عورتوں کے لئے پردہ ضروری ہے

آپ نے فرمایا مجھے حیرت ہوتی ہے کہ بعض عورتیں پردہ نہیں کرتیں۔ قرآن کہتا ہے کہ عورت پردہ کرے لیکن وہ بہانے ڈھونڈتی ہیں اسلئے میں ایسے دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ اپنی عورتوں سے پردہ کیوں نہیں کرواتے۔ قرآن ہمارے لئے ایک بہترین دستور العمل ہے اس کے ہر حکم پر عمل کرنا اسی طرح پاکستان میں ضروری ہے ویسے ہی انگلستان میں اور دوسرے ملکوں میں بھی اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ قرآن کریم کے کسی حکم سے کسی ملک میں بھی سرِمُو انحراف جائز نہیں۔

دوپہر کا کھانا

حضور کی اس رُوح پرور مجلسِ عرفان کے بعد ایک بار پھر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جو قریباً نصف گھنٹے تک جاری رہا۔ حضور نے احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور احباب سے کھُل مِل کر انہیں ملاقات اور باتیں کرنے کا موقع دیا۔ اس کے بعد حضور نے اسی شامیانہ کے نیچے قافلے کے اراکین، غیر ملکی نمائندگان، علاقے کے معزز شہریوں اور پریس کے نمائندوں کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے مستورات کے علیحدہ شامیانے میں عورتوں اور بچیوں سے ملاقات کی اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ حضرت بیگم صاحبہ قریباً پانچ گھنٹے تک لجنات کے ساتھ رہیں اور انہیں احمدیت کا نیک نمونہ بننے کی تلقین کرتی رہیں۔

ظہر اور عصر کی نمازیں

دوپہر کے کھانے کے بعد حضور تھوڑی دیر کے لئے بنگلے ہال محل میں تشریف لے گئے اور پھر واپس تشریف لا کر لان میں نماز ظہر اور عصر جمع کر کے پڑھائی۔ حضور کی اقتدا میں نماز باجماعت کا یہ بھی رُوح پرور منظر تھا۔ یہ جگہ جو لوگوں کے لئے محض سیرگاہ تھی، آتے، سیر کی اور چلے گئے لیکن آج یہ خوبصورت جگہ خدا کے عاجز بندوں کی سجدہ گاہ بھی بنی ہوئی تھی۔ اِدھر اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی اُدھر پکنک کی گہما گہمی اور مسرت انگیز فضا میں گھومنے پھرنے والے خدا کی عبادت اور اس کی تسبیح و تحمید میں لگ گئے۔

احباب کو قیمتی نصائح

نمازوں کے بعد حضور ایک بار پھر احباب میں رونق افروز ہوئے اور ایک گھنٹے تک مختلف احباب کو قیمتی مشوروں اور زریں نصائح سے نوازتے رہے۔ احباب اس موقع پر خوش تھے کہ انہیں انگلستان میں پہلی بار یہ موقع ملا ہے کہ وہ اپنے پیارے آقا کی جی بھر کر زیارت و ملاقات کر سکیں۔ گو حضور سے جب بھی ملاقات کی سعادت نصیب ہوتی ہے احباب کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا کرتی ہے لیکن جو لطف اس وقت کھُلے ماحول میں اور بے تکلفی کی فضا میں خود حضور اور احباب جماعت محسوس کر رہے تھے اس کی کیفیت ہی اور تھی۔ یہی اس پروگرام کا اصل مقصد تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پورا ہو گیا۔ امید ہے احباب جماعت نے اس موقع پر حضرت امام ہمام ایدہ اللہ الودود سے جس عاشقانہ جذبے اور مخلصانہ محبت و عقیدت کا اظہار کیا ہے اسی جذبے اور اخلاص کے ساتھ وہ حضور کی اس نصیحت پر بھی عمل کرتے رہیں گے کہ وہ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی احمدیت اور اسلام کا بہترین نمونہ بنانے میں کبھی کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔"

مقامی پریس میں لندن کانفرنس کا نمایاں ذکر

حضور کی برمنگھم میں تشریف آوری اور پکنک میں شمولیت کی خوشیوں میں ایک مقامی اخبار Mercury نے اپنی اشاعت "سنڈے ایڈیشن" میں پورے چار صفحات کا Special Souvenir Issue شائع کر کے اور بھی زیادہ اضافہ کر دیا۔ اخبار نے جماعت احمدیہ انگلستان کے زیرِ اہتمام لندن میں بین الاقوامی کانفرنس کی کارروائی کی مختلف جھلکیاں پیش کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز اختتامی خطاب کے بعض حصوں کو حضور کی تصاویر کے ساتھ نمایاں طور پر شائع کیا۔

اخبار نے برٹش کونسل آف چرچز کی اس دعوت کا بھی ذکر کیا جو انھوں نے تبادلہ خیال کرنے کے لئے حضور کو بھیجی تھی۔ اخبار نے لکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے نہ صرف اس دعوت کو قبول فرما لیا ہے بلکہ رومن کیتھولک چرچ سے بھی تبادلہ خیال منظور کر لیا ہے۔ وہ آپ سے متحدہ چرچ کے ساتھ مل کر یا الگ طور پر کسی وقت بھی تبادلہ خیال کر سکتے ہیں اور اس طرح پر گویا تبادلہ خیال کے دائرہ کو بڑھا کر عالی ہمتی کا ثبوت دیا گیا ہے جس کا مثبت جواب یہی ہے کہ عیسائی اس دعوت کو قبول کر لیں اور تبادلہ خیال کے لئے رضامند ہو جائیں۔

اخبار Mercury نے حضرت اقدس کے اختتامی خطاب کے اس حصہ کو بھی نمایاں کیا جس میں حضور نے عیسائی دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے پُرشوکت الفاظ میں فرمایا تھا کہ توحید حقیقی اس کائنات کی بنیادی حقیقت ہے۔ اگر دنیا نے اس بنیادی حقیقت کو تسلیم نہ کیا اور اسلام کو قبول نہ کیا تو ایک خطرناک تباہی اُن کی منتظر ہے۔

لندن میں واپسی

چار بجے حضور ایدہ اللہ احباب سے رخصت ہوئے اور قافلے سمیت واپس ہوٹل میں تشریف لے آئے۔ یہاں سے اگلے روز ۱۲ر جون گیارہ بجے قبل دوپہر لندن کو روانہ ہوئے۔ راستے میں آکسفورڈ سے نکل کر کچھ فاصلے پر ایک پر لب سڑک ہوٹل Belfray میں دوپہر کا کھانا کھایا اور پھر یہاں سے روانہ ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے چار بجے شام حضور بخیریت مشن ہاؤس لندن میں مراجعت فرما ہوئے۔

نماز عشاء کے بعد حضور نے مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ کے علاوہ کئی اور دوستوں کو بھی انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ مکرم میاں صاحب امریکہ روانہ ہونے والے تھے اور روانگی سے قبل حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے ×

دعائے نعم البدل

مورخہ ۹/۶/۷۸ کو چوہدری غلام سرور صاحب ولد چوہدری اللہ دین صاحب نمبردار احمدی کا اکلوتا بچہ بعمر ۲½ ماہ ۲۴ گھنٹے بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ ایک ہفتہ ہوا ان کا بھتیجا فوت ہوا تھا یکے بعد دیگرے ایک ہی خاندان میں دو بچوں کا فوت ہو جانا خاندان کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(ہومیو ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۲۶۰ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکان گرنے کی وجہ سے خاکسار کو شدید ضربیں آئی ہیں۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(حاجی فتح محمد انصاری۔ کوٹری۔ سندھ)

۲۔ میرا اُسامہ محمد احسن عرصہ ۴ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار چلا آرہا ہے۔ اب نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے صحتیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ سبحان علی محلہ گڑھا چنیوٹ)

۳۔ میری والدہ اماں عرصہ سے اختلاجِ قلب کی وجہ سے بیمار رہتی ہیں۔ آجکل بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عرفان خالد ولد خالد ہدایت صاحب بھٹی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

انشاء اللہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے

غلبۂ اسلام کی جو عظیم مہم اس وقت جاری ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا جماعت احمدیہ کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اسی مہم کی ایک کڑی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"ہم اس سلسلہ میں جو حقیر کوشش کر رہے ہیں ان میں سے ایک کوشش وہ کانفرنس بھی ہے جو انگلستان میں منعقد ہو رہی ہے۔ وہاں اس کا بڑا چرچا ہے۔"

خدا کرے کہ غلبۂ اسلام کا جو کام ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا گیا ہے اسے سرانجام دینے کے لئے ہمارا ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دعائے مغفرت

(۱) میری والدہ محترمہ عائشہ بی بی ۲۹ جون ۱۹۷۸ء بروز جمعرات مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۸۴ سال ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں اور احمدیت سے سچی محبت اور حقیقی لگاؤ رکھتی تھیں۔ نماز جنازہ ۲۹ جون کو محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین و بلادِ عربیہ نے پڑھائی اور انہوں نے ہی قبر پر دعا کرائی۔ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور پڑنواسے پڑنواسیاں اپنی یادگار چھوڑے۔ وفات کے وقت میرے بڑے بھائی منظور احمد صاحب "العمر" دارالرحمت وسطی ربوہ کے ہاں مقیم تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار مبارک احمد عابد۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) خاکسار کی تائی جان اہلیہ منشی عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم مختصر علالت کے بعد بھیرہ میں ۲۵ اور ۲۶ جون ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب انتقال کر گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مقامی جماعت نے پڑھی اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور بڑی عابدہ شاکرہ خاتون تھیں۔ وفات کے وقت عمر تقریباً ۶۵ سال تھی۔ اپنے پیچھے دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار محمود مجیب اصغر (انجینئر) مکان ۱۰ گلی ۳/۴ کینال پارک گلبرگ۔ لاہور)

عشرہ وقف جدید

حسب فیصلہ شوریٰ ۱۹۷۸ء یکم جولائی سے ۱۰ جولائی تک جماعتوں میں وقف جدید کا عشرہ منایا جا رہا ہے اس عشرہ میں درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے:۔

۱۔ احباب جماعت کے سامنے وقف جدید کی اہمیت اور افادیت بار بار بیان کی جائے۔

۲۔ چندہ وقف جدید کی اقل شرح -/۱۲ روپے سالانہ ہے جو وقف جدید خدا تعالیٰ کی سکھائی ہوئی ترقی کی سبیل ہے لہذا کوشش کی جائے کہ جماعت کا کوئی فرد اس کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

۳۔ صاحب حیثیت بھائیوں اور بہنوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ -/۵۰۰ روپے یا -/۱۰۰۰ روپے یا حسب توفیق اس سے زائد چندہ دے کر وقف جدید کے معاونین خصوصی میں شمولیت فرمائیں۔

۴۔ جو جماعتیں ابھی تک شامل نہیں ہیں انہیں بھی ضلعوار نظام کے ذریعہ وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے۔

۵۔ چندہ وقف جدید کی وصولی کی طرف خاص توجہ دی جائے اور جمع شدہ رقوم بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کی جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ولادت

خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم ناصر احمد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۹ جون ۱۹۷۸ء کو تیسرا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود چند عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(ماسٹر غلام محمد نصیر دارالیمین غربی ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے قائم کردہ

دواخانہ حکیم نظام جان

۱۹۱۱ء سے اسی نام سے دکھی انسانوں کی خدمت کرتا چلا آ رہا ہے۔

دواخانہ کی خدمات دن اور رات کے کسی حصہ میں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

منجانب انوار احمد جان

ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

ضروری اعلان

امرائے کرام و صدر اصحاب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ چندہ عام، حصہ آمد، زکوٰۃ اور تحریک جدید کی طرح چندہ وقف جدید کی وصولی بھی صدر انجمن احمدیہ کی رسید بکوں پر ہو گی۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

DIAL
535
FOR
PROPERTY EXCHANGE
AHMAD ESTATES
RABWAH.

احباب توجہ فرمائیں

ایک ریفریجریٹر جو فلپس کمپنی کا بنا ہوا ہے قابل فروخت ہے۔ نیز ایک مکان جس میں چار کمرے، باورچی خانہ برآمدہ وغیرہ ہیں ایک سال کے لئے کرایہ پر دینا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کو ملیں۔

میجر عبدالحمید شرما (ریٹائرڈ)
مکان نمبر ۱۸/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴